درد کا آخری طواف

(حکیم عبدالرؤف کیانی)

توصیف بریلوی

درد کا آخری طواف

حکیم عبدالرؤف کیانی

مرتب

توصیف بریلوی

Publication: NotNul

Published: February 2026

©توصیف بریلوی

انتساب

عالمی محبتوں

کے نام

فہرست

پیش لفظ	4
مسجد	49
اندھا بھکاری	66
باوقار	81
بڑا فریضہ	90
احتجاج	101
بھوک	113
کالا جادو	123
راہب	137
خاموش بابا	140
بیگم صاحبہ	142
درد کا آخری طواف	152
معصومیت	161
پیالہ	177
باعزت	195

پیش لفظ

کسی زبان کی تاریخ اٹھا کر دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے اس میں سب سے پہلے شاعری ایجاد ہوتی ہے بعد میں نثر۔ ایسا کیوں ہوتا ہے اس بحث میں جانے کے بجائے رشید احمد صدیقی کا ایک قول یہاں نقل کیا جاتا ہے:

شاعری دنیا کی مادری زبان ہے۔''

شاعری ہی سے کسی بھی زبان کی ابتدا ہوتی ہے۔ دنیا میں زبانوں کے تقریباً آٹھ خاندان ہیں ان میں ہزاروں زبانیں ہیں جن کا اپنا وجود ہے یعنی ان میں ادب بھی تخلیق کیا جاتا ہے۔ ان تمام زبانوں کی قدامت کی طرف جائیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس زبان میں سب سے پہلے شاعری نے جنم لیا اور بعد میں نثر وجود میں آئی۔ اردو زبان میں بھی نظم و نثر کا یہی معاملہ ہے، پہلے نظم اور پھر نثر میں تخلیقات دیکھنے کو ملتی ہیں۔ قدیم اردو میں نثر دین و شریعت اور نصائح پر مبنی تھی لیکن بعد میں داستان جیسی عظیم صنف بھی نثر میں دیکھنے کو ملتی ہے۔ یہ وہ داستانیں ہیں جو بہت ہی طویل کہانیاں تھیں اور اپنے اندر مافوق الفطری عناصر کے ساتھ ساتھ اساطیری کرداروں کو سموئے ہوتی تھیں۔ بلا شبہ ان طویل کہانیوں کا حقائق سے دور دور تک تعلق نہیں تھا لیکن یہ اپنے وقت کی

تاریخ اور تہذیب کو پیش کرتی تھیں۔ لوگوں کی وقت گزاری کا ذریعہ بھی یہی داستانیں تھیں جو مہینوں سنائی جاتی تھیں۔

وقت بدلا، حالات بدلے اور جب ہندوستانی نظام بھی بدلا تو پھر داستانیں کیوں کر نہ بدلتیں۔ حکومتیں بدل گئیں، نہ تو داستان گو رہے اور نہ ہی ان کے سرپرست بادشاہ اور نوابین۔ ایسے میں اردو نثر میں ناول کا ورود ہوتا ہے۔ ناول نئی کہانی کو کہتے ہیں اور وہ انسانی زندگی کے کسی بڑے حصے یا پوری زندگی کو اپنے اندر سمونے کی قوت رکھتا ہے۔ اس میں طوالت تو ہوتی ہے لیکن داستان جتنی نہیں اور مافوق الفطری عناصر کے لیے بھی کوئی جگہ نہیں ہوتی ہے اور اس طرح ناول داستان سے یکسر مختلف اور حقیقت سے بے حد قریب مانا گیا۔ ناول کی خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں داستان کی طرح قصہ در قصہ کی تکنیک استعمال نہیں کی جاتی ہے بلکہ اس میں عام طور پر کوئی ایک ہی کہانی بیان ہوتی ہے اور بعض اوقات کوئی Parellel کہانی بھی دیکھنے کو مل جاتی ہے۔ داستان کی طرح اس میں قصوں کی بھرمار نہیں ہوتی ہے۔ ناول کی ترقی یافتہ شکل پھر آگے چل کر افسانے میں دیکھنے کو ملتی ہے۔

افسانہ بھی زندگی کے بے حد قریب ہوتا ہے لیکن اس کا کینوس ناول کے مقابلے بہت چھوٹا ہوتا ہے اور اس میں زندگی کے کسی خاص پہلو یا حصے کو دکھانے کی سکت ہوتی ہے۔ بہر حال افسانہ